13699- میت اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا

سوال

میں مسلمانوں کے بہت سے جنازوں میں دیکھتا ہوں کہ لوگ میت کی چارپائی کو اٹھانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکے دیتےاورپیچھے سے آگے جاتے ہیں، اور پھر دوسروں کے لیے جگہ چھوڑتے ہیں، اوراس طرح بہت سے لوگ باری باری چارپائی اٹھاتے ہیں.

اورجب میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا توان کا جواب تھا: یہ اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ میت کو اٹھانے کا اجروثواب سب حاصل کرسکیں، اوریہ کام غیر عادی ہے، اور بعض اوقات چارپائی گرنے کا باعث بھی بنتا ہے، جیساکہ کئی ایک واقعات ہوئے ہیں، کیا اسلام میں اس کی کوئی اساس ہے ؟

پسندیدہ جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ جانا سنت صحیحہ سے ثابت ہے.

بخاری اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان شخص کے مسلمان پرپانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، اور مریض کی بیماری پرسی وعیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، اوردعوت قبول کرنا، اورچھینک لینے والے کو دعا دینا"

اوربخاری ومسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جوشخص جنازہ میں نمازجنازہ تک شریک رہتا ہے اسے ایک قیراط اورجومیت کودفن کرنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے اسے دوقیراط اجرملتا ہے، عرض کیا گیا: دوقیراط کیا ہیں؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دوعظیم پہاڑوں کی طرح"

اوراس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے میت کو اٹھایا یا اسے اٹھانے میں معاونت کی حتی کہ اسے دفن کردیا جائے تواسے یہ اجرعظیم حاصل ہوگا، بلکہ اسے اس سے بھی زیادہ حاصل ہوسکتا ہے، کیونکہ مسلمان شخص کا جنازہ اٹھانے میں میت کے ساتھ احسان ہے، اگرچہ اسے اٹھانے کی مشروعیت میں کوئی حدیث وارد نہیں، لیکن عموما شریعت کے قواعد اس کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں.

لیکن اگر یہ احسان مذکورہ نقصان وضرر کا باعث بنتا ہے توپھراس نقصان وضرر کو دورکرنا مصلحت کو حاصل کرنے پر مقدم ہے، لھذا جواسے اٹھانے کے اجروثواب کے حصول کا طمع رکھتا ہے، وہ اس شخص کے اجروثواب سے بڑھ کرنہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں پر شفقت کرتے ہوئے اسے اٹھانا ترک کرتا ہے، اوروہ اسے اٹھانے سے عاجز نہیں ہے.